رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

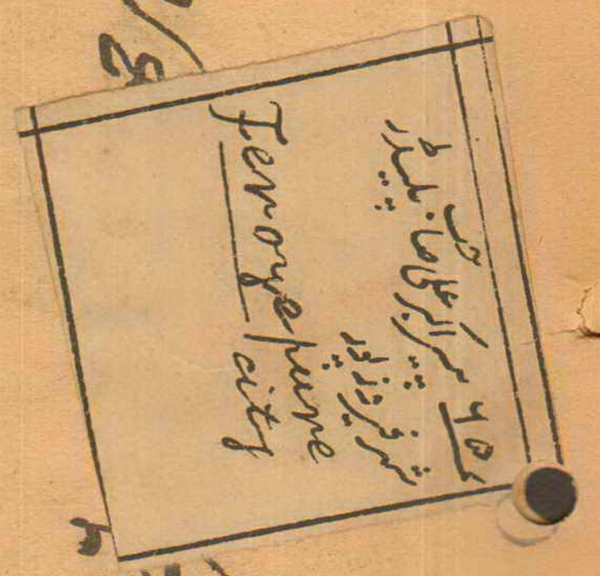

فاروق

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۲۸ جون سنہ ۱۹۳۳ء مطابق ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۲ھ | نمبر ۱۲

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ حضور ۲۵ جون کو بسواری ریل لاہور تشریف لے گئے۔ وہاں سے ہی ایک ہفتہ کے لئے پالم پور ضلع کانگڑہ جائینگے۔ احباب بخیریت واپسی کی دعا فرماویں +

(۲) بارش قبل از وقت برسات کا مظاہرہ کر رہی ہے موسم میں راحت بخش تغیر ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ باران رحمت برساوے۔ زحمت کا موجب نہ بناوے۔ آمین +

(۳) یہ خبر نہایت مسرت سے لکھی جاتی ہے کہ مکرمی ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار نہر کی دونوں صاحبزادیاں محترمہ مقبول اختر نے بی۔ اے پاس کیا۔ اور عزیزہ مبارکہ نے ایف۔ ایس سی میڈیکل گروپ کے امتحان میں پنجاب میں تمام لڑکیوں میں اوّل اور یونیورسٹی میں دوئم نمبر کی کامیابی حاصل کی۔ جس کی مبارکباد ہم گذشتہ فاروق میں دے چکے ہیں۔ آج عزیز اعجاز الٰہی کی بی۔ ایس سی آنرز میں پاس ہونیکی مبارک باد ملک صاحب اور محترمہ ہمشیرہ فاطمہ بیگم صاحبہ کو سہ گو مبارکباد عرض کرتے ہیں ۴

دشمنانِ تیرہ قسمت کے ہیں سینے داغ داغ

اے تخیّل گر رسائی پر تجھے کچھ ناز ہے
تا سرِ عرشِ بریں تیری اگر پرواز ہے
شاخہائے سدرہ پر گر تو نشیمن ساز ہے
عالمِ ملکوت کا تو کچھ اگر ہمراز ہے
تو مرے محمود کے احسان کی تصویر کھینچ
نقش اُن کے حُسن کا در پردہ تصویر کھینچ

پنجۂ تسخیر سے بالا مہ کامل نہیں
توڑنا تارے فلک کے بھی کوئی مشکل نہیں
غیر ممکن کچھ بیانِ جذبہائے دل نہیں
اور بیرونِ احاطہ بحرِ بے ساحل نہیں
پر احاطہ مردِ کامل کا بہت دشوار ہے
یہ وہ نکتہ ہے جہاں ادراک بھی لاچار ہے

دیدۂ ظاہر میں اے محمود اک انساں ہے تو
اہلِ دل کی دید میں ہاں بحرِ بے پایاں ہے تو
صورتِ زیبا میں اپنی یوسفِ کنعاں ہے تو
سیرتِ حسنہ میں اپنی مظہرِ رحماں ہے تو
احمدِ مرسل کے ثانی حسن میں احسان میں
خوبیاں تجھ سی نہیں ہرگز کسی انسان میں

تیرے دم سے اے مسیح النفس و فاروقی دماغ
خانۂ اسلام کا روشن ہوا دھندلا چراغ
عاشقانِ ملّتِ احمد کے دل ہیں باغ باغ
دشمنانِ تیرہ قسمت کے ہیں سینے داغ داغ
حق نے باندھا ہے ترے سر سہرۂ فتح و ظفر
اے بشیر الدین محمود احمد و فضل عمر

(مولوی محمد ظفر مولوی فاضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ کشمیر فنڈ کے متعلق احمدیوں کو اطلاع

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ کشمیر فنڈ کے سلسلے میں ابھی تک اس امر کی ضرورت ہے ۔۔ کہ احمدیہ جماعت کو اطلاع کی جائے ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بحیثیت خلیفۂ وقت نہ بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی ہر ایک احمدی سے یہ مطالبہ فرمایا ہے ۔ کہ وہ اپنے مرکزی چندوں کے علاوہ اپنی ماہوار یا زمیندارہ آمد پر بحساب ایک پائی فی روپیہ باقاعدہ ادا کرے۔

بعض جماعتوں کی مرکزی آمد کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوا ہے ۔ کہ ابھی انہوں نے چندہ کشمیر کیطرف توجہ نہیں کی ۔ یا ممکن ہے ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ان کی نظر سے نہ گذرا ہو ۔ ورنہ ایک احمدی کی نسبت اس وقت جب کہ اُسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی اطلاع ہو گئی ہو ۔ اور وہ چندہ کشمیر ادا نہ کرے ۔ یہ گمان کرنا ایک احمدی کی ہتک ہے ۔ کیونکہ احمدیہ جماعت کا ایک ایک فرد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر اپنے مال کا ایک معمولی سا حصہ خرچ کرنا (یعنی چندہ کشمیر کا ادا کرنا) نہ صرف آسان تر سمجھتا ہے بلکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جان کا خرچ کر دینا بھی ایک معمولی بات جانتا ہے ۔ پس یہی شبہ کیا جا رہا ہے ۔ کہ احباب کو چندہ کشمیر کے باقاعدہ ادا کئے جانے کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی اطلاع نہیں ہے ۔

پس ہر احمدیہ جماعت کے لئے اور ان افراد کے لئے جن کے چندے براہ راست مرکز میں آتے ہیں ۔ التماس کی جاتی ہے ۔ کہ جہاں مرکزی چندہ وصول کیا جائے ۔ اس کے ساتھ ہی کشمیر فنڈ کا چندہ بھی نہ صرف احمدیوں سے وصول کیا جائے ۔ بلکہ ان دوسرے مسلمانوں سے بھی وصول کرنے کی پوری کوشش کی جائے ۔ جو احمدیہ جماعت کے کاموں کو نظرِ استحسان سے دیکھتے ہیں ۔ اور اعتماد رکھتے ہیں ۔ کہ احمدیہ جماعت کے ہاتھ میں دیا ہوا روپیہ اپنے صحیح مصرف میں خرچ ہوگا ۔ ضرورت اس امر کی ہے ۔ کہ زمیندار اور شہری جماعت چندہ کشمیر کے لئے خاص توجہ فرما کر ممنون احسان فرمادیں ۔

(خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری قادیان)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

چند روز ہوئے مجھے ایک ٹریکٹ بعنوان "روح کی حقیقت پر دلچسپ بات چیت" ملا جس کے حاشیہ پر میرا نام اسسٹنٹ سیکرٹری انجمن دعوت الحق کی حیثیت سے لکھا ہوا تھا ۔ تحقیقات پر معلوم ہوا کہ یہ ٹریکٹ مسٹر محمد شریف (دہریہ) نے شائع کیا ہے ۔ انہیں دنوں ہمارا ٹریکٹ بعنوان "خاتم النبیین" نامی پریس میں چھپا تھا ۔ معلوم ہوا کہ اوّل الذکر ٹریکٹ بھی اسی پریس میں اور ہمارے ساتھ چھپا ہے ۔ پریس والوں کی غلطی سے اس پر بھی میرا نام لکھا گیا ہے ۔ پریس والوں نے اپنی غلطی کا تحریری طور پر اقرار کیا ۔ اور مسٹر محمد شریف نے بھی تحریری اقرار کیا ۔ مندرجہ ذیل دونو تحریریں نقل کی جاتی ہیں :۔

مینجر پریس کی معذرت

"ٹریکٹ بعنوان "روح کی حقیقت پر دلچسپ بات چیت" پر سنگسار کی غلطی سے بجائے مسٹر محمد شریف کے شیخ ذکاء اللہ اسسٹنٹ سیکرٹری انجمن دعوۃ الحق لکھا گیا ہے ۔ دراصل (Imprint) یہ چاہیئے تھی ٹریکٹ ہذا مسٹر محمد شریف کے اہتمام سے چھپا"

دستخط مینجر نامی پریس لاہور

تحریر مسٹر محمد شریف (دہریہ)

"میری توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی ہے ۔ کہ میں نے ٹریکٹ "روح کی حقیقت پر دلچسپ بات چیت" کے حاشیہ پر شیخ ذکاء اللہ اسسٹنٹ سیکرٹری انجمن دعوت الحق کا نام ٹریکٹ کے شائع کرنے کی حیثیت سے لکھا گیا ہے ۔ یہ ٹریکٹ میں نے شائع کیا ہے ۔ اور شیخ صاحب مذکور کو اس سے کچھ بھی واسطہ اور تعلق نہیں ۔ پریس والوں کی یہ غلطی ہے ۔ جو قابل افسوس ہے ۔ کیونکہ اس سے غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ ہے ۔ ہر حالت میں یہ سطور غلط فہمی کا سدباب کرنے کے لئے لکھ دی گئی ہیں"

دستخط ۔ مسٹر محمد شریف (دہریہ) بھاٹی گیٹ لاہور

(شیخ ذکاء اللہ اسسٹنٹ سیکرٹری انجمن دعوت الحق بھاٹی گیٹ ۔ لاہور +)

حبّ اٹھرا

(گودبھری) (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حبّ اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کیلئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے ۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا ۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے ۔ تو یہی حبّ اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں ۔ اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے ۔ تو حبّ اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرادیں ۔ اگر آپ کو بفضلِ خدا ذہین خوبصورت باعمر ۔ تندرست بچوں کی ضرورت ہے ۔ تو حبّ اٹھرا رجسٹرڈ ہی استعمال کرادیں ۔ حبّ اٹھرا مرض اٹھرا کا تریاق ہے ۔ اٹھرا کی شناخت حمل گر جاتے ہیں ۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں ۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں ۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے ۔ حبّ اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی ۔ بچہ کو طاقتور بناتی ۔ حمل کو گرنے سے روکتی اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے ۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے ۔ قیمت فی تولہ ۱۴ ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر صرف ۱۷۱۱ روپیہ علاوہ محصول ۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف +

المشتہر :۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان۔ مورخہ ۲۸ رجون ۱۹۳۳ء

کلام الامام امام الکلام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جماعت کو تعلیم

اے وہ لوگو جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو۔ تم یقیناً سمجھو۔ کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی۔ اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے۔ جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے۔ کہ ہمیں یقین حاصل ہے تو یاد رہے۔ کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں۔ کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گند سے باز نہیں آتے۔ تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے۔ جو اٹھانا چاہیئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے۔ کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے۔ وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور جس کو یقین ہے۔ کہ اس کے کھانے میں زہر ہے۔ وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے۔ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے۔ کہ اس فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے۔ اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں۔ اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا۔ اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو۔ تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو۔ اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان اُن پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک ہوا۔ وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے۔ اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے۔ اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گند سے چھڑاتی ہے۔ اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے۔ وہ یقین ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا۔ وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تھا۔ وہ اب بھی ہے اور اس کی قدرتیں جیسے پہلے تھیں۔ وہ اب بھی ہیں اور اس کا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا۔ وہ اب بھی ہے۔ پھر تم کیوں صرف قصوں پر راضی ہوتے ہو۔ وہ مذہب ہلاک شدہ ہے۔ جس کے معجزات صرف قصے ہیں۔ جس کی پیشگوئیاں صرف قصے ہیں۔ اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے۔ جس پر خدا نازل نہیں ہوا۔ اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی۔ جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھکر ان کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے۔ تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور اس کا حُسن اس کو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اس کو سراسر ردّی دکھائی دیتی ہیں۔ اور انسان اسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جبکہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا و سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔ ہر ایک بیباکی کی جڑھ بے خبری ہے۔ جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصّہ لیتا ہے۔ وہ بے باک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے۔ کہ ایک پرزور سیلاب نے اس کے گھر کی طرف رُخ کیا ہے اور یا اس کے گھر کے اردگرد آگ لگ چکی ہے۔ اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے۔ تو وہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعویٰ کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو۔ سو تم آنکھیں کھولو۔ اور خدا کے اس قانون کو دیکھو۔ جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے چوہے مت بنو۔ جو نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کے فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو۔ اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔ موت کو یاد رکھو۔ کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے۔ اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو۔ کہ پاک ہو جاؤ۔ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے۔ مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو۔ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے۔ جہاں قرآن میں فرماتا ہے۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ یعنے نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے۔ وہ دعا ہے۔ جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو۔ تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو۔ تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ مضطرعانہ ادا کر لیا کرو۔ تا ہو کہ تمہارے دلوں پر اُس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔ پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں۔ وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے۔ تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں۔ جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں۔ اور تمہارے

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی مشن

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

ہمارے بعض نادان دوست اپنی کم فہمی اور کم علمی کی بنا پر یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ چونکہ قرآن مجید میں خاتم النبیین اور احادیث میں لا نبی بعدی کے الفاظ آئے ہیں۔ اس لئے نبی عربی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کسی قسم کا بھی کوئی نبی نہیں آسکتا ایسے لوگوں کا ان الفاظ سے یہ استدلال کرنا سراسر غلط ہی نہیں۔ بلکہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور امت محمدیہ کے ان بزرگوں کے عقیدہ کے بھی خلاف ہے جن کو جمہور مسلمان متفقہ طور پر اولیاء اللہ محدث اور مجدد تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے میں ذیل میں چند شہادتیں پیش کرتا ہوں جن سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کا یہ مفہوم ہرگز نہیں۔ کہ نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ بلکہ بالوضاحت ثابت ہوتا ہے۔ کہ سرور دو عالم فخر الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کامل پیروی اور کامل اتباع ہی میں نبی آسکتے ہیں۔

پہلی شہادت:۔ سب سے پہلے میں افضل الرسل سرور کائنات کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ احادیث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خود حضورؐ نے آیت خاتم النبیین سے نبوت کو بالکل مسدود نہیں سمجھا۔ کیونکہ آیت خاتم النبیین ۵ھ میں بعد نکاح حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نازل ہوئی (روح المعانی و تاریخ الخمیس جلد ۱ صفحہ ۵۶۲) اور حضورؐ کے فرزند ارجمند ۸ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۰ ربیع الاول ۱۱ھ بروز منگل فوت ہوئے (تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۱۶۲) ان کی وفات پر حضورؐ نے فرمایا۔ لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً (ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۷ مصری) کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا۔ تو ضرور صدیق نبی ہوتا۔ پس آیت خاتم النبیین کے نزول کے پانچ سال بعد حضورؐ کا یہ فرمانا صریحاً ثابت کرتا ہے۔ کہ حضورؐ نے خود اس آیت سے نبوت کو بالکلی مسدود نہیں فرمایا۔ اس حدیث کے متعلق شہاب علی البیضاوی جلد ۷ صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے۔ کہ اس حدیث میں کوئی شبہ نہیں۔ اور ابن ماجہ کے علاوہ اور محدثین نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ اور مشہور امام ملا علی قاری صاحب نے اپنی کتاب موضوعات کبیر کے صفحہ ۶۹ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاری صاحب اس حدیث کی صحت کو نقل کرنے کے بعد اپنا اصلی مذہب اپنی کتاب موضوعات کے صفحہ ۵۸ پر ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔ قلت ومع ھذا لو عاش ابراھیم وصار نبیا وکذا لو صار عمر نبیا لکان من اتباعہ علیہ السلام فلا ینافی قولہ تعالیٰ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی نبی بعدہ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ۔ ترجمہ:۔ اور اس کے ساتھ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے۔ اور ایسے ہی اگر عمر نبی ہو جاتے۔ تو آپؐ کے تابعداروں میں سے ہوتے۔ پس ان کا نبی ہونا اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کے توڑنے والا نہ ہوتا۔ جبکہ معنی یہ ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا۔ جو آپ کی شریعت کو توڑنے والا ہو اور آپ کی امت میں نہ ہو۔" اس بیان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ایسا نبی جو آنحضرت صلعم کا متبع ہو۔ آپ کے بعد آسکتا ہے۔ اور اس کا آنا خاتم النبیین کے منافی نہیں۔

دوسری شہادت۔ تفسیر المعانی صفحہ ۱۱ میں زیر آیت خاتم النبیین حدیث لکھی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاولیاء۔ ترجمہ۔ میں خاتم الانبیاء ہوں۔ اور اے علی تو خاتم الاولیاء ہے۔ اس روایت سے بھی ظاہر ہے۔ کہ رسول مقبول صلعم نے لفظ خاتم النبیین سے نبوت کو بالکل بند نہیں سمجھا ورنہ یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ اب تک ساڑھے تیرہ سو برس میں کوئی ولی بھی نہیں ہوا۔ جو یقیناً غلط ہے۔ اس سے بھی صاف طور پر پتہ چلتا ہے۔ کہ حضورؐ خود لفظ خاتم النبیین سے نبوت کو بند نہ سمجھتے تھے۔

تیسری شہادت:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مرتبہ اہل علم سے مخفی نہیں۔ آپ قرآن مجید اور احادیث کے سمجھنے میں ید طولیٰ رکھتی تھیں۔ اور آپ سے تمام صحابہ کرام احادیث نبوی دریافت کرتے تھے۔ اور جن کے فقیہہ ہونے کو تمام اہل اسلام مسلم جانتے ہیں۔ فرماتی ہیں۔ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ (در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ و تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵) کہ تم آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین تو کہو۔ مگر یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ کے اس قول سے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب لوگ جو الفاظ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ غلطی پر ہیں۔ حضرت امام محمد طاہر محدث حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اس قول کے درج فرمانے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کیونکہ لا نبی بعدی کا منشاء یہ ہے۔ کہ کوئی نبی جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔ آپ کے بعد نہ ہوگا حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اس قول سے ثابت ہے۔ کہ غیر تشریعی نبوت بند نہیں ہے۔

چوتھی شہادت:۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں "پس حصول کمالات نبوت مر تابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء والرسل الصلوات والتحیات منافی خاتمیت او نیست ولہذا تکون من الممترین" (مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۱ جلد اول صفحہ ۳۳۲) یعنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتم الرسل کی بعثت کے بعد کمالات نبوّت کا حصول تابعین .. کے لئے بطریق وراثت آپ کے خاتم النبیین ہونے کے منافی نہیں ہے لہذا۔ تو اے مخاطب شک کرنے والوں سے نہ بن" اس قول سے بھی ثابت ہے کہ غیر تشریعی نبوّت جاری ہے ؛

پانچویں شہادت :۔ حضرت محی الدین ابن عربی رح اپنی کتاب الجزو ثانی من الفتوحات المکیہ الباب الثالث والسبعون صفحہ ثالث میں فرماتے ہیں۔ فان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامھا فلا شرع یکون ناسخاً لشرعہ حکماً اخر و ھذا معنی قولہ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی۔ ترجمہ :۔ پس تحقیق وہ نبوت جو وجود رسول اللہ صلعم کے ساتھ ختم ہوگئی۔ وہ تشریعی ہے نہ مقام نبوّت۔ پس کوئی شریعت آپ کی شریعت کو منسوخ نہ کریگی۔ اور نہ کوئی حکم آپ کی شریعت میں زیادہ کیا جاویگا۔ اور یہی معنی ہیں۔ آنحضرت صلعم کے اس قول کے کہ رسالت اور منقطع ہوگئی۔ پس میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہ ہوگا۔ یعنی میرے بعد ایسا کوئی نبی نہ ہوگا۔ جو اس شریعت پر ہو۔ جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ بلکہ جب کوئی نبی یا رسول ہوگا۔ تو وہ میری شریعت کے تابع ہوگا۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ غیر تشریعی نبوّت جاری ہے۔ اور ہرگز بند نہیں۔

چھٹی شہادت :۔ شیخ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جو بارھویں صدی کے مجدد تھے۔ اپنی کتاب تفہیمات الہیہ تفہیم نمبر ۵۳ میں فرماتے ہیں۔ ختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس کہ آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہ ہوگا۔ جسے اللہ تعالےٰ نئی شریعت دیکر لوگوں کی طرف مامور فرمائے" اس قول سے بھی یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے۔ کہ غیر تشریعی نبوّت بند نہیں۔ بلکہ جاری ہے۔ اور ایسی نبوّت آنحضرت صلعم کی مکمل تابعداری میں ہے ؛

ساتویں شہادت :۔ حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف الیواقیت والجواہر کی جلد ۲ صـ ۲۳ پر فرماتے ہیں۔ وقولہ صلعم لا نبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی۔ کہ آنحضرت صلعم کا قول کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور نہ رسول اس سے مراد یہ ہے۔ کہ تشریعی نبی آپ کے بعد کوئی نہ ہوگا" یہ قول کسی حاشیئے کا محتاج نہیں۔ مطلب بالکل واضح ہے۔ کہ صرف تشریعی نبوت بند ہے۔ اور غیر تشریعی نبوّت جاری ہے۔

آٹھویں شہادت :۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانئے مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تحذیر الناس صـ ۱ پر فرماتے ہیں۔ اوّل معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے۔ اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے" پھر صـ ۳ پر فرماتے ہیں" بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"

نویں شہادت :۔ محاورہ اور استعمال میں خاتم کا لفظ کمال کے معنوں میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مثالیں مندرجہ بالا بزرگوں کے اقوال کے صحیح ہونے پر ایک بیّن اور کھلی دلیل ہیں۔ (ا) ایک شاعر کہتا ہے ؎

فجع القریض بخاتم الشعراء
وغدیرہ وضنتھا حبیب الطائی

(روضیات الاعیان لابن قاکان جلد ۱ صـ ۱۲۳)

اس شعر میں حبیب طائی کو خاتم الشعراء قرار دیا ہے۔ لیکن اس سے شاعر کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ اب اس کے بعد کوئی شاعر پیدا نہ ہوگا۔ بلکہ اس سے صرف یہ مقصد ہے۔ کہ وہ ایک باکمال شاعر تھا۔ جس میں تمام کمالات شعر پائے جاتے تھے۔ (ب) شیخ محی الدین ابن عربی کو فتوحات مکیہ کے ٹائیٹل پیج پر خاتم الاولیاء لکھا ہے (ج) مولوی بدر عالم مدرس دیوبند نے اپنے رسالہ الجواب الفصیح صـ ۲ پر مولوی انور شاہ کو خاتم المحدثین لکھا ہے (د) مولوی شبیر احمد نے اپنے رسالہ القاسم جلد ۲ صـ ۵ پر مولوی رشید احمد گنگوہی کو خاتم الاکابر لکھا ہے (ہ) مولوی محمود حسن نے اپنے مرثیہ کے ٹائیٹل پیج پر اپنے استاد مولوی رشید احمد صاحب کو خاتم الاولیاء لکھا ہے (و) رسالہ عجالہ نافعہ کے ٹائیٹل پیج پر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کو خاتم المحدثین لکھا ہے (ز) فارسی کا بلند پایہ شاعر انوری غیاث الدین بادشاہ کی تعریف میں کہتا ہے ؎

مادر گیتی نہ زادہ زیر چرخ چنبری
پادشاہے چوں غیاث الدین گدا چوں انوری
بر تو سلطانیت ختم و بر من مسکین سخن
چوں شجاعت بر علیؓ و بر نبی پیغمبری

کہ "جس طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر شجاعت ختم ہے۔ اسی طرح غیاث الدین پر بادشاہی اور مجھ پر شاعری ختم ہے" اس سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ ختم بند کرنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ افضلیت کے اظہار کے لئے ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمارا نظام دنیا کے سامنے کھلا پیش ہے۔ کہ مقام مدح میں خاتم بفتح تا رجیح کی طرف مضاف ہو کر افضل کے سوا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اگر یہ صحیح نہیں تو کسی نئے یا پرانے اہل زبان کا اس قسم کا کوئی مستعمل محاورہ ان معنوں میں جو خاتم النبیین کے کئے جاتے ہیں دکھا دیں۔ تو سر و چشم قبول ہوگا۔

مندرجہ بالا بیانات کے عین مطابق مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی معرکۃ الآراء تصنیف حقیقۃ الوحی کے صـ ۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتے ہیں :-

"اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلعم کو جب خاتم بنایا۔ یعنی آپؐ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اس وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا۔ یعنی آپؐ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے"

الغرض یہ بالکل سچ ہے۔ کہ شریعت قرآن کا کامل ہونا کسی نئی شریعت کے آنے کا قطعی مانع ہے۔ اور اس لئے ہم قرآن کو خاتم الکتب کہتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں۔ لہذا آپؐ کے بعد نبوت تشریعی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہے۔ مگر یہ بھی بالکل سچ ہے۔ کہ آپؐ کا خاتم النبیین ہونا اور آپؐ کی شریعت کا کامل ہونا کسی طرح سے بھی ظلی نبوت کے دروازوں کو بند نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے برعکس پورے طور پر کھول دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نوشتوں کے عین مطابق وقت مقررہ پر آسمانی نشانات اور سماوی تائیدات کے ساتھ آب حیات لئے ہوئے دنیا پر ظاہر ہوئے ہیں۔ اور آپؑ نے اسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کیا۔ جس کا امکان مندرجہ ۱۱ اسطور میں ثابت کیا گیا ہے۔ مبارک وہ جو خدا کے نبی کو آج قبول کریں۔ کہ عاقبت انہی کی ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین ؛

(خاکسار محمد اشرف)

فاروق :- یہ مضمون علیحدہ ٹریکٹ کی صورت میں بھی شائع کیا گیا ہے۔ جو پتہ ذیل سے طلب کیا جاوے :-

شیخ ذکاء اللہ اسسٹنٹ سیکرٹری انجمن دعوت الحق بھاٹی دروازہ لاہور

اپیل :- فاروق کی خریداری بڑھانا آپ کا قومی فرض ہے۔ لیکن آپ توجہ نہیں فرماتے۔ (مینجر فاروق)

پیغامی مشن

مسیح موعود اور دعوئ نبوت

(گذشتہ سے پیوستہ)

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

میں نے گذشتہ پرچہ میں لکھا تھا۔ کہ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ایسے حوالجات درج کروں گا۔ کہ جن میں حضرت مسیح موعود نے اپنے تئیں حضرت مسیح ناصری سے کلی طور پر افضل ثابت فرمایا ہے۔ چہ جائیکہ بقول پیغامیوں کے حضرت مسیح موعودؑ نے نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا دیکھئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

۲۷۔ کشتی نوح ص۱۳

"اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے۔ مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھکر۔ مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھکر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھکر ہے"

۲۸۔ کشتی نوح ص۱۶

"میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں گو خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔ لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں"

۲۹۔ دافع البلاء ص۱۳

"خدا نے اس اُمت (اُمتِ محمدیہ) میں مسیح موعودؑ بھیجا۔ جو اُس پہلے مسیح (مسیح ابن مریم) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے۔ اور اس (خدا) نے اس دوسرے مسیح (مسیح موعودؑ) کا نام غلام احمدؐ رکھا۔ تا یہ اشارہ ہو۔ کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمدؐ کے غلام سے بھی کمتر ہے"

۳۰۔ دافع البلاء ص۲۱

"اگر تجربہ کی رُو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھکر میرے ساتھ نہ ہو۔ تو میں جھوٹا ہوں"

اے اہلِ پیغام اگر ذرا بھر بھی تمہارے اندر دیانت امانت اور صداقت ہوتی۔ تو کوئی وجہ نہیں تھی۔ کہ تم حضرت مسیح موعودؑ کی ان تحریرات کا انکار کرتے جن میں حضور علیہ السلام نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت ثابت کیا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے تئیں نبی ثابت فرمایا۔ اور معمولی نبی نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم سے اپنے تئیں کلی طور پر افضل ثابت فرمایا ہے۔ مگر تمہاری عقلوں پر ایسے پتھر پڑے ہیں۔ کہ جو قیامت تک ہلتے نظر نہیں آتے۔ سچ ہے۔ کہ چمگادڑ سورج کی اس لئے دشمن ہے۔ کہ جب سورج نکلتا ہے۔ اس کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔ تمہاری بھی بعینہٖ وہی حالت ہے۔ دیکھئے حضرت مسیح موعودؑ آگے فرماتے ہیں :-

۳۱۔ تذکرۃ الشہادتین ص۲۱

"جب عیسائیوں نے اپنی بدقسمتی سے اس رسول مقبول کو قبول نہ کیا (نبی کریم صلعم کو) اور اس کو اتنا بڑھایا۔ کہ خدا بنا دیا۔ (عیسیٰ علیہ السلام کو) تو خدا تعالیٰ کی غیرت نے تقاضا کیا۔ کہ ایک غلام غلمان محمدی سے یعنی یہ عاجز اس کا مثیل کر کے اس اُمت (امت محمدیہ) میں سے پیدا کیا۔ اور اس (مسیح ناصری) کی نسبت اپنے فضل و انعام کا زیادہ اس کو حصہ دیا۔ تا عیسائیوں کو یہ معلوم ہو۔ کہ تمام فضل خدا کے اختیار میں ہے"

۳۲۔ حقیقۃ الوحی ص۱۴۹ و ۱۵۰

"اگرچہ خدا اللہ تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا۔ اور یہ بھی مجھے فرمایا۔ کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی (باقی دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہودی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(بسلسلہ گذشتہ)

نکاح والی پیشگوئی

تیسرا سوال ہے۔ (۳) کیا محمدی بیگم منکوحہ آسمانی آپ کے نکاح میں آئی؟ آپ کے یہ الفاظ دیکھکر مجھے کسی کا یہ شعر یاد آگیا ؎

لا تقربوا الصلوٰۃ زنہیم مقدراست
دانہ امر یاد ماند کلواو اشربوا مرا

واقعی اسی طرح آپ کو بھی اس پیشگوئی کے متعدد امور میں سے وہی ایک یاد رہ گیا ہے۔ جو آپ کی فطرت یعنی کوریچشمانہ عیب جوئی کے مناسب حال تھا۔ اس پیشگوئی میں بیان شدہ نشانات جو بین طور پر پورے ہو گئے۔ وہ آپ کی شپرہ چشم کو نظر نہیں آئے۔ اور ان میں سے ایک نشان جس کا قانون الٰہی کے ماتحت دوسرے رنگ میں پورا ہونا ہی ضروری تھا۔ اور وہ دوسرے رنگ میں ہی پورا ہوا۔ اپنی بدفطرتی سے آپ کو اعتراض کے لئے وہ سوجھ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

"..... ایک مدت دراز سے بعض سرگردہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے کہ جن کی حقیقی ہمشیرہ زادی کی نسبت درخواست کی گئی تھی۔ نشان آسمانی کے طالب تھے۔ اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے..... اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے۔ تو اس رجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دعا بھی کی گئی تھی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی۔ کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہوا۔..... خیال آیا جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے۔ جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے سوا تر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا۔ گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آپہنچا تھا۔ جس کو خدا تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔ اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا۔ کہ "اس کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر۔ اور ان کو کہدے۔ کہ تمام سلوک مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا۔ اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور رایک رحمت کا نشان ہوگا۔ اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر اس نکاح سے انحراف کیا۔ تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔ اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی۔ وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔ اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی۔ اور دربیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے"۔

"پھر ان دنوں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کیلئے بار بار توجہ کی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کر رکھا ہے۔ کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی۔ ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لائیگا اور بے دینوں کو مسلمان بنا دیگا۔ اور گمراہوں میں ہدایت پھیلائیگا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارہ میں یہ ہے۔ کذبوا بایٰتنا وکانوا بہا یستہزؤن فسیکفیکھم اللہ ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ۔ ان ربک فعال لما یرید۔ انت معی وانا معک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔ یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا۔ اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں۔ تمہارا مددگار رہوگا۔ اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے۔ کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور عنقریب وہ مقام تجھے ملیگا۔ جس میں تیری تعریف کی جائیگی"۔

"اس پیشگوئی سے بہت سے نشان ظاہر ہوئے ہیں چنانچہ مختصراً بیان کئے جاتے ہیں:۔

(۱) نکاح سے انکار ضرور کیا جائیگا۔ جیسا کہ الہام یودھا الیک سے ظاہر ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ کہ وہ تیری طرف واپس لوٹائی جائے گی۔ اور لوٹانا اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ پہلے کسی اور جگہ دیدی جائے۔

(۲) لڑکی کا نکاح غیر سے ضرور ہوگا۔ یودھا الیک سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے۔ ورنہ اگر یہ الہام جھوٹا ہوتا۔ تو اس کے جھوٹ کو ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کوئی سامان پیدا کرتا۔ مثلاً لڑکی نکاح سے پہلے ہی فوت ہو جاتی۔ یا نکاح کا سامان ہی پیدا نہ ہوتا۔ اور لڑکی گھر میں ہی بیٹھی رہتی۔

(۳) غیر سے نکاح ہونے تک دختر کے والد کا زندہ رہنا۔ کیونکہ نکاح کے بعد تین سال کے اندر فوت ہونے کی پیشگوئی ہے۔

(۴) نکاح کر دینے کے بعد تین سال کے اندر بلکہ چھ ماہ کے اندر دختر کے والد کا فوت ہو جانا۔ نکاح ۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو دوسری جگہ ہوا۔ اور ۴ ستمبر ۱۸۹۲ء کو احمد بیگ فوت ہو گیا۔

(۵) لڑکی کا ان واقعات کے ہونے تک زندہ رہنا

(۶) خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان واقعات کے ہونے تک زندہ رہنا۔

(۷) اگر احمد بیگ زندہ رہتا۔ تو برکتیں حاصل کرتا۔ جیسا کہ اس کے خلاف کرنے پر سزا پائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۸) فسیکفیکھم اللہ۔ ایسے امور پیش آئے۔ کہ روک پیدا کرنے والے مٹ گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت کو خداوند تعالیٰ نے دنیا میں پھیلا دیا۔

(۹) ان کے گھر پر بھی تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑی۔ چنانچہ مرزا احمد بیگ میعاد کے اندر فوت ہوگیا۔ اور جیسا کہ پیشگوئی کا منشا تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں پیشگوئی کے بعد اپنے بیٹے کی وفات اور دو ہمشیروں کی وفات اور کئی قسم کے ہرج اور تکالیف مالی اور کئی ناکامیاں دیکھکر وفات پائی۔ مرزا احمد بیگ کی ساس بھی اور ایسا ہی مرزا امام الدین اور نظام الدین کے بیواؤں سے گھر بھر گئے۔"

---

(۱۰) "لا تبدیل لکلمات اللہ۔ یہ باتیں ہوکر رہیں گی۔ اور کسی کی روک اڑے نہیں آئیگی۔

(۱۱) "انت معی وانا معاک۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ لوگ سخت مخالفت کرینگے۔ مگر ان ابتلاؤں میں تو ثابت قدم رہیگا۔ اور میرا داس تجھے نہیں چھوڑیگا۔ اور میں ہر موقعہ پر تیرا مددگار ہوں گا۔" سو خداوند تعالیٰ نے جو نصرت آپ کی فرمائی ہے۔ اور جس طرح سے آپ کی جماعت کو ترقی دی ہے۔ وہ دنیا کے سامنے ہے۔

(۱۲) "عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً دیکھو ۱۸۸۸ء میں جب یہ الہامات ہوئے۔ تو لوگ آپ سے کچھ زیادہ واقف نہ تھے۔ مگر اب ہر حصہ دنیا میں آپ کی تعریف ہوتی ہے۔ اور آپ پر درود اور سلام بھیجنے والے موجود ہیں۔ اور خود اس خاندان کے لوگ جن کے حق میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاکر سلسلہ بیعت میں شامل ہوگئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستائش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:۔ (ا) اہلیہ مرزا احمد بیگ محمدی بیگم کی والدہ وہ جو ~~ہے~~ اپنی بیٹی کی نسبت زیادہ غیرت ہوسکتی تھی۔ اور خاوند کے مرنے پر جو صدمہ پہنچا ہے۔ اس کی وجہ سے مخالفت میں اور بڑھ جانے کا احتمال تھا۔ مگر وہ بیعت میں داخل ہوگئی۔ (ب) سردار بیگم دختر مرزا احمد بیگ ہمشیرہ محمدی بیگم (ج) خاوند سردار بیگم (د) عنایت بیگم دختر دوم مرزا احمد بیگ (ہ) دختر مرزا امام الدین صاحب یعنی اہلیہ مرزا سلطان احمد صاحب۔ (و) تائی صاحبہ یعنی اہلیہ مرزا غلام قادر صاحب برادر کلاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خالہ محمدی بیگم یہ بھی نکاح میں سخت روک پیدا کر رہی تھیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے ماتحت بیعت میں داخل ہوئی تھیں۔ حضرت اقدس کا ایک الہام تھا۔ "تائی آئی"۔

اس الہام کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زمانہ خلافت میں آپ کے دست مبارک پر بیعت میں شامل ہوئیں۔ جن کی جسمانی رشتہ کے لحاظ سے آپ تائی تھیں۔ لہذا ان کے بیعت میں شامل ہونے سے "تائی آئی" کا الہام بھی پورا ہوا۔

(ز) مرزا سلطان احمد صاحب پسر کلاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ یہ اپنی تائی صاحبہ کے ساتھ ملکر جن کے متبنیٰ تھے نکاح کے معاملہ میں سخت روک پیدا کر رہے تھے۔ اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں عاق کر دیا تھا۔ دیکھو (اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالفین دین" مشتہرہ ۲ رمئی ۱۸۹۱ء۔ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۱۹) آخر خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے نور معرفت عطا فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت آپ پر واضح ہوگئی۔ حضرت اقدس کے تمام دعاوی پر آپ انشراح صدر سے ایمان لائے۔ اور اپنے چھوٹے بھائی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر سلسلہ بیعت میں شامل ہوئے۔ (ح) مرزا عزیز احمد صاحب پسر مرزا سلطان احمد صاحب (ط) مرزا رشید احمد صاحب پسر مرزا سلطان احمد صاحب (ی) مرزا گل محمد صاحب پسر مرزا نظام الدین صاحب (ک) مرزا احمد بیگ کا پوتا۔

(ل) محمدی بیگم صاحبہ کے صاحبزادے میرزا محمد اسحاق بیگ صاحب سلسلہ بیعت میں داخل ہوچکے ہیں۔ اور انہوں نے اخبار الفضل ۲۶ رفروری ۱۹۳۳ء میں اعلان شائع کرایا ہے۔ اسے ابھی یہاں نقل کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ آپ کے مکر و فریب اور دجل پر سے اچھی طرح سے پردہ اٹھ جائے۔ مثل مشہور ہے۔ "ماں سے زیادہ چاہے پھپھا کٹنی کہلائے" یہ مثل بعینہٖ آپ لوگوں پر صادق آتی ہے۔ جن کے حق میں پیشگوئی تھی۔ ان میں سے تو اکثر حصہ ایمان لاچکا ہے جسے غیرت کی وجہ سے پرے ہٹنا چاہیئے تھا۔ وہ اپنی خیر و سعادت اور ذریعہ نجات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستگی کو ہی قرار دیتا ہے مگر آپ جیسے یہودی خصلت اس کی بے جا حمایت میں اصرار کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلے پر ناحق طور پر اتر آئے۔ اعلان مندرجہ ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پیشتر اس کے کہ میں اپنا اصلی مدعا بیان کروں۔ یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ واللہ میں کسی لالچ یا دنیوی غرض یا کسی دباؤ کے ماتحت جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہوا۔ بلکہ خداوند تعالیٰ کے فضل کے ماتحت ایک لمبے عرصہ کی تحقیق حق کے بعد اس بات پر ایمان لایا ہوں۔ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے ہر دعویٰ میں صادق اور مامور من اللہ ہیں۔ اور اپنے قول و فعل میں ایسے صادق ثابت ہوئے ہیں۔ کہ کسی حق شناس کو اس میں کلام نہیں ہوسکتا۔ آپ کی تمام پیشگوئیاں ٹھیک ٹھیک پوری ہوئیں۔ یہ الگ سوال ہے۔ کہ بعض لوگ تعصب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض پیشگوئیوں کو پیش کر کے عوام کو دھوکا دیتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مثلاً اُن میں سے ایک پیشگوئی مرزا احمد بیگ صاحب وغیرہ کے متعلق ہے۔ اس پیشگوئی کو ہر جگہ پیش کر کے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس کا پورا ہونا ثابت کرو۔ حالانکہ وہ بھی صفائی کے ساتھ پوری ہو گئی۔ میں اس پیشگوئی کے متعلق ذکر کرنے سے پیشتر یہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ ایک انذاری پیشگوئی تھی۔ اور ایسی انذاری پیشگوئیاں خدا تعالیٰ اپنے نبی کے ذریعہ اس لئے کرایا کرتا ہے۔ کہ جن کے متعلق ہوں۔ ان کی اصلاح ہو جائے۔ چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما نرسل بالآیات الا تخویفاً۔ کہ ہم انبیاء کو نشانات اس لئے دیتے ہیں۔ کہ لوگ ڈر جائیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ اصل بیان فرمایا ہے۔ کہ ایسی انذاری پیشگوئیاں لوگوں کی اصلاح کی غرض سے کی جاتی ہیں۔ جب وہ قوم اللہ تعالیٰ سے ڈر جائے۔ اور اپنی صلاحیت کی طرف رجوع کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنا متعلق عذاب بھی ٹال دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا واقعہ نیز حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے حالات وممّا وقع علیھم الرجز سے ظاہر ہے اس صورت میں انذاری پیشگوئی کا لفظی طور پر پورا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ یہی نقشہ یہاں نظر آتا ہے۔ کہ جب حضرت مرزا صاحب کی قوم اور رشتہ داروں نے گستاخی کی۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی ہتک کی۔ اور اشتہار دیدیا۔ کہ ہمیں کوئی نشان دکھلایا جائے۔ تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کے ذریعہ سے پیشگوئی فرمائی۔ اس پیشگوئی کے مطابق میرے نانا جان مرزا احمد بیگ صاحب ہلاک ہو گئے۔ اور باقی خاندان ڈر کر اصلاح کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جس کا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے۔ کہ اگر نے احمدیت قبول کر لی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت غفور رحیم کے ماتحت قہر کو رحم سے بدل دیا۔ چونکہ اس پیشگوئی کا تعلق میرے والد صاحب (مرزا سلطان محمد صاحب آف پٹی) کے ساتھ بھی تھا۔ اس لئے وہ بھی خوف میں مبتلا ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت مرزا صاحب سے حسن عقیدت کے متعلق مختلف اوقات پر اپنا اظہار خیال بذریعہ خطوط فرمایا۔ نہ صرف خیال ظاہر فرما دیا۔ بلکہ معاندین سلسلہ کے اکسانے پر انہیں صاف جواب دیدیا۔ مثلاً ہندوؤں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں نے ہزاروں روپے کا لالچ دیکر اس بات کی کوشش کی۔ کہ آپ اس امر کا اعلان کر دیں۔ کہ وہ پیشگوئی کی وجہ سے نہیں ڈرے۔ لیکن آپ نے ہرگز ان کی بات نہ مانی۔ احمدیت کے متعلق ان کی حسن عقیدت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ جس طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد ابو طالب بعض دنیوی مشکلات کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بیعت کر لینے سے نہیں روکا تھا۔ اسی طرح جب میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوا۔ تو آپ ... بجائے کسی قسم کے طعن تشنیع کرنے کے خوش ہوئے۔ اگرچہ میرے والد صاحب کا تا حال احمدیت میں داخل نہ ہونا اس پیشگوئی کے پورے ہونے میں کسی طرح بھی مانع نہیں ہو سکتا تھا۔ تاہم خدا تعالیٰ نے یہ روک بھی دُور کر دی۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؛

میں پھر زور دار الفاظ میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی۔ میں ان لوگوں سے جن کو احمدیت قبول کرنے میں یہ پیشگوئی حائل ہے۔ عرض کرتا ہوں کہ وہ مسیح الزمان پر ایمان لے آئیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ یہ وہی مسیح موعود ہیں۔ جن کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور ان کا انکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی درست فرمایا ہے ؎

دوڑ کر میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

(خاکسار مرزا محمد اسحاق بیگ پٹی ضلع لاہور۔ حال وارد چک ۱۶۵ E.B)

اس اعلان میں گو مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب نے اپنے والد مرزا سلطان محمد صاحب کی طرف سے بھی جواب دیا ہے۔ مگر میں مرزا سلطان محمد صاحب کے اپنے الفاظ ... بھی اس بارے میں پیش کرتا ہوں۔ جو اس سے بھی زیادہ واضح ہیں۔ ہمارے مبلغ مارشیش مکرمی حافظ جمالی احمد صاحب ۱۹۳۱ء میں پٹی میں تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ انہوں نے علیحدگی میں مرزا صاحب موصوف سے ملاقات کی۔ جو گفتگو اُن میں اس وقت ہوئی۔ وہ اخبار الفضل ۹/۱۳ جون ۱۹۳۱ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں سے ضروری اقتباس مندرجہ ذیل ہے

"بعد الملاقات میں نے سوال کیا۔ کہ اگر آپ برا نہ منائیں۔ تو میں حضرت مرزا صاحب کی نکاح والی پیشگوئی کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ آپ بخوشی بڑی آزادی سے دریافت کریں۔ میرے خسر مرزا احمد بیگ صاحب واقعہ میں عین پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے۔ مگر خدا تعالیٰ غفور رحیم بھی ہے۔ اپنے دوسرے بندوں کی بھی سنتا اور رحم کرتا ہے۔ اس سے ان کا مطلب یہ تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے میری زاری اور دعا کی وجہ سے وہ عذاب مجھ سے ٹال دیا۔ پھر میں نے ان سے سوال کیا۔ آپ کو حضرت مرزا صاحب کی اس پیشگوئی پر کوئی اعتراض ہے یا یہ پیشگوئی آپ کیلئے کسی شک و شبہ کا باعث ہوئی ہے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ میں ایمان سے کہتا ہوں۔ کہ یہ پیشگوئی میرے لئے کسی قسم کے بھی شک و شبہ کا باعث نہیں ہوئی۔ پھر میں نے سوال کیا۔ کہ اگر پیشگوئی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وجہ سے آپ کو حضرت مرزا صاحب پر کوئی اعتراض یا شک وشبہ نہیں۔ تو کیا کوئی اور ان کے دعویٰ کے متعلق آپ کو اعتراض ہے۔ جس کی وجہ سے آپ ابھی تک بیعت کرنے سے رُکے ہوئے ہیں۔ اس پر بھی انہوں نے خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر کر کے یہی جواب دیا۔ کہ مجھے کسی قسم کا اعتراض نہیں۔ بلکہ میں انبالہ چھاؤنی میں تھا۔ تو ہمارے رشتہ داروں میں سے ایک احمدی نے مرزا صاحب کے متعلق میرے خیالات دریافت کئے تھے۔ جس کا میں نے اسکو تحریری جواب دیدیا تھا (وہ تحریر رسالہ تشحیذ الاذہان مئی ۱۹۱۳ء صفحہ ۲۲۷ میں چھپ چکی ہے) اس کے بعد میں نے اُن سے پوچھا۔ کہ جب آپ کو کوئی اعتراض نہیں۔ تو پھر آپ بیعت کیوں نہیں کرتے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ اس کے وجوہات کچھ اور ہی ہیں۔ جن کا اس وقت بیان کرنا مصلحت کے خلاف سمجھتا ہوں۔ میں بہت چاہتا ہوں۔ کہ ایک دفعہ قادیان جاؤں۔ کیونکہ مجھے حضرت میاں صاحب کی ملاقات کا بہت شوق ہے اور میرا ارادہ ہے۔ کہ اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام کیفیت بیان کروں۔ پھر چاہے وہ شتابع بھی کر دیں۔ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ مگر گولی لگنے کی وجہ سے جو اب مجھے لاٹھیوں پر چلنے کی وقت ہے۔ یہ وہاں جانے میں روک ہو جاتی ہے۔ خیال آتا ہے۔ کہ اس ہیئت کے ساتھ میں کہاں جاؤں۔ باقی رہی بیعت کی بات میں قسمیہ کہتا ہوں۔ کہ جو ایمان اور اعتقاد مجھے حضرت مرزا صاحب پر ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ آپ کو بھی جو بیعت کر چکے ہیں۔ اتنا نہیں ہوگا میں نے کہا خیر دل کا حال تو خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر بیعت دل کی حالت کی بہت حد تک شاہد ہوتی ہے۔ جس کا جواب انہوں نے یہی دیا۔ کہ میرے بیعت نہ کرنے کی وجوہات اور ہی ہیں۔ باقی میرے دل کی حالت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی کے وقت آریوں نے لیکھرام کی وجہ سے اور صبائیوں نے آتھم کی وجہ سے مجھے لاکھ لاکھ روپیہ دینا چاہا۔ تا میں کسی طرح مرزا صاحب پر نالش کروں۔ اگر وہ روپیہ میں لیتا۔ تو امیر کبیر بن سکتا تھا۔ مگر وہی ایمان اور اعتقاد تھا۔ جس نے مجھے اس فعل سے روکا۔ پھر میں نے پوچھا۔ کہ میں نے سنا ہے۔ کہ آپ کے گھر والوں (محمدی بیگم) نے کوئی رؤیا دیکھی ہے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ مجھ سے تو انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ مگر آپ (احمد بیگ ہیڈ کلرک احمدی) کے ذریعہ سے میرے گھر سے دریافت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ مرزا احمد بیگ صاحب نے ان کو اپنے گھر بلوایا۔ اور دریافت کرنے پر انہوں نے کہا۔ کہ جس وقت فرانس سے اُن کو (مرزا سلطان محمد صاحب کی) گولی لگنے کی اطلاع مجھے ملی۔ تو میں سخت پریشان ہوئی اور میرا دل گھبرا گیا۔ اسی تشویش میں مجھے رات کے وقت مرزا صاحب رؤیا میں نظر آئے۔ ہاتھ میں دودھ کا پیالہ ہے۔ اور مجھ سے کہتے ہیں۔ کہ لے محمدی بیگم پی لے۔ اور تیرے سر کی چادر سلامت ہے۔ تو فکر نہ کر۔ اس سے مجھے ان کی خیریت کے متعلق اطمینان ہو گیا۔"

یہ حالات ہیں جن کے ماتحت خدا تعالیٰ نے رحم اور عفو سے کام لے کر پیشگوئی کے اس حصہ کو جو مرزا سلطان محمد صاحب کے متعلق تھا محو کر دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے متعلق تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳ میں تحریر فرما چکے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے:۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا۔ کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا۔ خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اُسی وقت شتابع کی گئی تھی۔ اور وہ یہ کہ یا ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی اعقبک۔ پس جب اُن لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا۔ تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں۔ کہ یمحو اللہ ما یشاء ویثبت (۱۳/۱۲)۔ پس میاں ابو سعید صاحب آپ کو چاہیئے تھا۔ کہ آپ پیشگوئی کے اس حصہ کے پورا ہونے سے فائدہ اٹھاتے۔ جو پورا ہو چکا تھا۔ جس کی تشریح اوپر کی جا چکی ہے۔ اور مرزا سلطان محمد صاحب اور اُن کے بیٹے مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب اس کے پورا ہونے کے متعلق اقرار کر چکے ہیں۔ اور اس حصہ کے متعلق جو آپ کے خیال میں پورا نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ کی عادت یمحو اللہ ما یشاء ویثبت (۱۳/۱۲) کو مدنظر رکھتے ہوئے سمجھ لیتے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کی گریہ و زاری کو دیکھکر رحم اور عفو سے کام لیا۔ اور محو کر دیا۔ مگر یہ حد درجہ کی بے حیائی ہے۔ کہ جو حصہ پورا ہو چکا ہے۔ اس کا تو نام بھی نہیں لیتے۔ گویا آپ کے خیال میں وہ پیشگوئی کی ہی نہیں گئی۔ مگر جو حصہ پیشگوئی کا اس کے رحم اور عفو سے بدل چکا ہے۔ اس پر آپ ڈھٹائی سے معترض ہو رہے ہیں۔ حالانکہ یہ اس کی سنت ہے۔ کہ وہ مجرموں کے تھوڑے سے رجوع پر بھی اپنے سزا کے ارادے کو رحم سے بدل دیتا ہے۔ چنانچہ اس نے خود فرمایا ہے۔ و اخذناھم بالعذاب لعلھم یرجعون۔ وقالوا یا ایھا الساحر ادع لنا ربک بما عھد عندک انا لمھتدون۔ فلما کشفنا عنھم العذاب اذا ھم ینکثون (۲۵/۱۱) اور ہم نے اُن کو عذاب میں پکڑا۔ تا کہ وہ رجوع کریں (دیکھو خدا کا رحم کتنا طالب ہے۔ کہ عذاب دینے کی غرض ہی یہ بتائی ہے۔ کہ وہ عذاب کو دیکھکر مصیبت میں پھنسکر میری طرف رجوع کریں۔ اور بچ جائیں) اور وہ بولے۔ اے جادوگر اس عہد کی بنا پر جو تیرے پاس ہے۔ تو اپنے رب سے دعا کر ہم ضرور ہدایت یاب ہونے والے ہیں۔ پس جب ہم نے اُن سے عذاب دُور کر دیا۔ تو وہیں وہ اُلٹے پھر جاتے۔ دیکھو وہ لوگ باوجود حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساحر ماننے کے دعا کرواتے ہیں۔ اور بچ جاتے ہیں۔ تو یہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عذاب دیکھنے کے بعد صادق مانتے ہوئے دعا کروائیں۔ اور پھر اپنی اصلاح بھی کر لیں۔ کیا یہ خدا کے رحم کے مستحق نہیں ہیں؟ ہیں اور ضرور ہیں۔ پس انہوں نے خدا کے رحم سے حصہ پایا۔ مگر افسوس آپ جیسے سیاہ دل اس کے غضب

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ ہو)

(بقیہ صفحہ ۹ کالم ۳ سے) ... کے نازل ہونے کی پیشگوئی کی ہے۔ اور اس کے رحم کے ... کر دیکھا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ مضمون صفحہ ۶)

مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے۔ اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا چاہا۔ بلکہ اس وحی کی تاویل کی۔ اور اپنا اعتقاد وہی رکھا۔ جو عام مسلمانوں کا تھا۔ اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی۔ کہ جو مسیح موعود آنیوالا تھا۔ تو ہی ہے۔ اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھے مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔"

۳۳۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰

"آسمان پر خدا کی غیرت عیسائیوں کے مقابلہ پر بڑا جوش مار رہی ہے۔ انہوں (عیسائیوں) نے آنحضرت صلعم کی شان کے مخالف وہ توہین کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کہ قریب ہے۔ کہ ان سے آسمان پھٹ جائیں۔ پس خدا دکھلاتا ہے۔ کہ اس رسول (آنحضرت) کے ادنیٰ خادم اسرائیلی مسیح ابن مریم سے بڑھکر ہیں۔"

۳۴۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۲

"اور تمام نبیوں کے نام میرے نام رکھے۔ مگر مسیح ابن مریم کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کر دیا۔ میرے پر وہ رحمت اور عنایت کی گئی۔ جو اس (مسیح ابن مریم) پر نہیں کی گئی۔ تا لوگ سمجھیں۔ کہ فضل خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔"

۳۵۔ چشمہ مسیحی صفحہ ۱۳

"میں عیسیٰ مسیح کی ہرگز ان امور میں اپنے اوپر کوئی زیادتی نہیں دیکھتا۔ یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا۔ اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں۔ میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں۔ بلکہ ان سے زیادہ۔"

۳۶۔ چشمہ مسیحی صفحہ ۱۴

"مجھے کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود ہونے کا کیوں دعویٰ کیا۔ مگر میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس نبی (نبی کریم صلعم) کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰ سے بڑھکر بھی ہو سکتا ہے۔ اندھے کہتے ہیں۔ کہ یہ کفر ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو۔"

۳۷۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۴

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو!
اس سے بہتر غلام احمد ہے۔"

حاشیہ:۔ "اکثر نادان لوگ اس مصرع کو پڑھکر نفسانی جوش ظاہر کرتے ہیں۔ ..... مگر اس مصرع کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ امت محمدیہ کا مسیح امت موسوی کے مسیح سے افضل ہے۔ کیونکہ ہمارا نبی موسیٰ سے افضل ہے۔"

۳۸۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۳

"اس لئے مجھے وہ قوتیں عنایت کی گئی ہیں۔ جو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ضروری تھیں۔ تو پھر اس امر میں کیا شک ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ طاقتیں نہیں دی گئیں۔ جو مجھے دی گئیں۔ کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے۔ اگر وہ میری جگہ ہوتے۔ تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے۔ جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی ہے۔"

ناظرین خود اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ آیا حضرت مسیح موعودؑ نے کس قدر جوش اور تحدی سے جرأت بھرے الفاظ میں اپنے آپ کو مسیح ناصریؑ سے افضل ثابت کیا ہے۔ اب کوئی اہل پیغام سے پوچھے۔ کہ حضرت مسیح ناصری کون تھے؟ تو جواب دینگے۔ کہ برگزیدہ نبی تھے۔ تو پھر ان سے سوال کیا جائے۔ کہ جو شخص ان (مسیح ناصری) سے افضل ہونے کا دعویٰ کرے۔ تو وہ نبی ہو سکتا ہے یا نہیں تو دیکھئے وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

میں پیغامیوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ جو شخص ان میں سے تقریری یا تحریری مناظرہ اس بات پر کرنا چاہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟ اپنے تئیں حضرت مسیح ناصری سے افضل ثابت کیا ہے یا نہیں۔ اور اجرائے نبوت ثابت کیا ہے یا نہیں۔ ان تینوں موضوع پر جو حقیقت میں ایک ہے۔ مگر اس کی مندرجہ بالا تین شقیں ہیں۔ ان پر جو شخص پیغامیوں میں سے مناظرہ کرنا چاہے میں ہر وقت تیار ہوں۔ مگر ہمارے مناظرہ کا دارومدار صرف حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پر ہوگا۔ کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر ہمارا بھی ایمان ہے۔ اور ان کا بھی بقول ان کے ایمان ہے لہذا اس کے علاوہ فروعات میں جانا فضول ہے۔

ہاں ایک اور بات بھی یاد رہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بغیر شریعت لانے کے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اپنے آپ کو امتی نبی ثابت کیا ہے۔ چونکہ اہل پیغام اس بات سے انکاری ہیں۔ اس لئے اگر کسی کو ان میں سے جرأت ہے میدان میں نکلے۔

انشاء اللہ اگلے پرچہ میں میں وہ حوالجات درج کروں گا۔ کہ جن میں حضرت مسیح موعودؑ نے امت محمدیہ میں صرف ایک نبی کا آنا ثابت فرمایا ہے۔ جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور جس کا دعویٰ حضور علیہ السلام نے خود کیا ہے۔

(باقی وارد)

(خاکسار عبداللہ خاں اختر جتوئی بلوچ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیز مشتاق احمد سلمہ اللہ کی ایم ایس سی کے امتحان میں کامیابی پر رعایتی اعلان

یہ رعایت ۵ جولائی تک رہیگی

محصول ڈاک بذمہ خریدار

محصول ڈاک بذمہ خریدار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بے بہا خزانہ صرف بتیس سٹ

تبلیغ رسالت ۱۔ یعنے مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اس مجموعہ میں حضرت اقدس کے وہ نایاب لاجواب اشتہارات بڑی محنت سے تلاش کرکے ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک کے کل اشتہارات کتابی صورت میں جمع کر دیئے ہیں۔ جو چار جلدوں میں ہیں یہ وہ اشتہارات ہیں۔ جن کو زمانہ دیکھنے کیلئے بے قرار تھا۔ اور اگر ان کو کتابی صورت میں جمع نہ کیا جاتا۔ تو یہ حضور علیہ السلام کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ ضائع ہو جاتا۔ چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ جو صرف دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک میں ملیں گے۔ کوئی تعلیم یافتہ احمدی اس مجموعہ سے محروم نہ رہے۔ صرف بتیس سٹ اس کے رعایتی قیمت پر دیئے جائیں گے ؛

غیر احمدیوں کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بتیس سٹ

عشرہ سوالات کے جوابات ۸ر۔ مباحثہ مونگھیر ہر دو حصہ ۸ر۔ بحر حقیقت ۴ر۔ النبوۃ فی الاحادیث ۴ر۔ التنقید بجواب رسالہ قبر مسیح ۳ر۔ احمدی نمبر اول مماثلت یہود ۲ر۔ مکمل سٹ کی مجموعی قیمت دو روپیہ ۔ رعایتی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ؛

مولوی ثناء اللہ کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بتیس سٹ

علماء خلف عن فیصلہ خدائی ۷ر۔ فیصلہ الٰہی ۵ر۔ ثنائی فرار ۷ر۔ مرقع ثنائی ۴ر۔ ثنائی ہرزہ درائی ۵ر۔ ثنائی ہفوات ۴ر۔ مکمل سٹ کی مجموعی قیمت تین روپیہ ۔ رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنہ + علاوہ محصول ڈاک

آریوں کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بتیس سٹ

کیفیت دیدہ ۵ر۔ چشمہ ہدایت ۵ر۔ مشین گن ۴ر۔

پیدائش عالم ۳ر۔ رسالہ گوشت خوری ۲ر۔ ایک مسلمان کا پیغام ۲ر۔ الحق دہلی ۱ر۔ دھرمپال کا چیتھا ۱ر۔ چھوت کا بھوت ۲ر۔ تنبیہ زباندراز ۱ر۔ کلام الامام ۱ر۔ آریہ سماج کی عکسی تصویر ۱ر۔ مکمل سٹ کی مجموعی قیمت ۱۲ر رعایتی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ؛

اہل پیغام کے رد میں رعایتی سٹ

صرف بتیس سٹ

خلافت محمودی و مصلح موعود ۸ر۔ النبوۃ فی الالہام ۶ر۔ ازہاق الباطل ۲ر۔ مکمل سٹ کی مجموعی قیمت ایک روپیہ رعایتی آٹھ آنہ۔ علاوہ محصول ڈاک ؛

اس خوشی میں فاروق کے جدید خریدار کو انعام

جو دوست اس خوشی میں فاروق کی خریداری منظور فرماویں گے۔ ان کو ایک سال کی خریداری پر دو روپیہ کی مندرجہ ذیل کتابیں مفت بطور انعام دی جائینگی۔ بشرطیکہ چندہ پیشگی ادا کریں۔ سالانہ خریداری کرنے والوں کو تبلیغ رسالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات ابتدا ۱۸۹۱ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک کا مجموعہ قیمتی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ اور تنقید صحیح فرقہ بابیہ کے رد میں قیمتی ۸ر۔ یہ دونوں کتابیں چار روپیہ بابت چندہ سالانہ فاروق سال رواں اور چھ آنہ محصول ڈاک کتابوں کا۔ جملہ چار روپیہ چھ آنہ کے وی پی بھیجی جائینگی۔ اس میں کتابوں کی کوئی قیمت نہیں لی جائیگی۔ اور چھ ماہ کی خریداری پر النبوۃ فی الالہام ۶ر اور ہدایات زرین فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ قیمتی ۱۰ر جملہ ایک روپیہ کی دو کتابیں دو روپیہ پانچ آنہ میں بابت چندہ چھماہ محصول ڈاک کتب انعامی کا وی پی ارسال ہوگا۔ اسمیں کتابوں کی قیمت نہیں لی جائیگی۔ صرف چھ ماہ کا چندہ فاروق اور انعامی کتابوں کا محصول ڈاک ۵ر وصول کیا جائیگا۔ لہذا احباب جلد ایسے موقعہ سے پورا فائدہ حاصل کریں۔ اور اپنی لائبریریوں کو ان کتابوں سے مکمل فرمائیں ؛

فاروق کی خریداری پر ایک اور رعایت

جو دوست فاروق کے واسطے چار خریدار نئے سالانہ چندہ ادا کرنیوالے اس ماہ میں عطا فرماوینگے۔ ان کو سال بھر تک فاروق مفت بلا کسی چندہ کے ملتا رہیگا۔ اور ان چاروں خریداروں کو خریداری سالانہ پر دو دو روپیہ کی انعامی کتب حسب تجویز مندرجہ صدر بطور انعام الگ دی جائینگی۔ اسلئے دوست کوشش فرما کر چار چار نئے خریدار جو چار روپیہ سالانہ چندہ ادا کریں عطا فرما کر اس مزید رعایت سے مستفید ہوں۔ اور اگر چھ ماہ کی خریداری والے چار خریدار دیدینگے۔ تو اس پر بھی خریدار دینے والے صاحب کو چھ ماہ تک فاروق مفت بھیجا جائیگا۔ اور نئے خریداروں کو ایک روپیہ کی انعامی کتب حسب تجویز بالا بطور انعام بھی دیجائینگی۔ محصول ڈاک کتابوں کا بذمہ خریداران ہوگا ؛

نوٹ نمبر ۱:۔ ہر ایک سٹ صرف بتیس کی تعداد تک رعایتی قیمت پر دیا جائیگا۔ اس سے زائد درخواستیں منظور نہ ہونگی ؛

نوٹ نمبر ۲:۔ ہر ایک سٹ مکمل منگانا ہوگا۔ الگ اگر کوئی کتاب منگائینگے۔ تو پوری قیمت پر ملیگی ؛

نوٹ نمبر ۳:۔ جو خریداران تمام مندرجہ بالا سٹ کی کتابوں میں کچھ تغیر و تبدل کرنا چاہیں۔ تو وہ انہی سٹوں کی کتابوں سے تبدیل کرکے اپنے لئے کوئی مکمل سٹ منگا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں ؛

نوٹ نمبر ۴:۔ احباب بیرون ہند کو اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے دو ماہ کی میعاد دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ مطبوعہ کتابوں کی رعایتی قیمت بذریعہ منی آرڈر معہ محصول ڈاک جو فی سٹ ۱۲ر ہوگا پیشگی ارسال فرمائیں ؛

(مینیجر فاروق بک ایجنسی قادیان پنجاب)